واقفین نَو بچوں کے ساتھ کلاس

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم آغا بلال خان نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم حمزہ حیات اور سویڈش ترجمہ عزیزم اسامہ سلیم نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم شاذیب احمد چوہدری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا عربی زبان میں متن پیش کیا اور اس کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزم جاذب احمد چوہدری نے پیش کیا: ''حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی رات کو سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ لگاتے ہوئے کہتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے لہٰذا سوتے رہو۔ پھر اگر وہ بیدار ہوگیا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ طیب النفس اور چست ہو جاتا ہے ورنہ خبیث النفس اور سُست رہتا ہے۔ (صحیح البخاری۔ کتاب الجمعۃ)

اس حدیث کا سویڈش زبان میں ترجمہ عزیزم عبدالمالک چوہدری نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم مہر احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادتِ قدرت نما نہیں

خوش الحانی سے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم نجیب الرشید نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا:

''انبیاء علیہم السلام کے دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کو شناخت کریں اور اُس زندگی سے جو انہیں جہنّم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے آگے ہوتا ہے۔

پس اس وقت بھی جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی۔ یعنی مَیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے؟ بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 11)

اس اقتباس کا سویڈش ترجمہ عزیزم نعیم طاہر نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم نمیر احمد چوہدری نے ''سویڈن میں مذہب کی تاریخ'' پر درج ذیل پریزنٹیشن دی:

سویڈن میں vikings کا دور 800ء سے 1000ء تک رہا۔ یہ لوگ مختلف خداؤں کو مانتے تھے، اسی دوران اسلام کا 632ء میں آغاز ہو چکا تھا جو بڑی سرعت سے پھیل رہا تھا، لیکن اس کا اثر یورپ پر ابھی نہیں پڑا تھا، عیسائیت اپنے زور پر تھی لیکن شروع میں عیسائیت کا سویڈن میں نفوذ نہ ہوسکا اور وائیکنگز کی طرف سے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا لیکن یہ مزاحمت زیادہ عرصہ نہ چل سکی اور کچھ عرصے کے بعد یہاں پر عیسائیت بھی پھلنے پھولنے لگی اور 1008ء میں سویڈن کے بادشاہ نے بھی عیسائیت کو قبول کرلیا اور عیسائیت باقاعدہ یہاں ملک کا مذہب بن گیا اور قانوناً ہر شہری کے لئے عیسائیت کا قبول کرنا ضروری ہوگیا۔ وائیکنز بزور طاقت عیسائیت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھے، لیکن یہ مخالفت زیادہ دیر نہ چل سکی اور پورے یورپ کی طرح یہاں بھی عیسائیت کو قبول کرنا پڑا۔

یہ دور سویڈن کی تاریخ میں بہت اہم ہے کیونکہ اس طرح سے حکومت اور عیسائیت ایک ہو گئے۔ یہ زمانہ لمبا ہوتا گیا اور عیسائیت زور پکڑتی گئی۔ 1500ء میں ایک ایسا انقلاب یورپ میں برپا ہوا جس نے سویڈن کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس میں سب سے اہم کردار مارٹن لوتھر کا تھا۔ اس وقت کے بادشاہ نے ریاست اور مذہب کو علیحدہ کر دیا، اس طرح سویڈن ریاست ایک سیکولر ریاست بن گئی۔ اس مشکل سے بچنے کے لئے چرچ نے اپنی شناخت برقرار رکھنے کے لئے عیسائیت کی ایک منفرد تنظیم قائم کی جس کا سویڈن کے ہر شہری کو ممبر بننا ضروری قرار دے دیا گیا۔

1951ء میں ایک قانون کے ذریعہ یہ طے کرلیا گیا کہ ہر شہری کو اس تنظیم کا ممبر بننا ضروری نہ رہا۔ اس طرح بنیادی حقوق میں بھی ایک تبدیلی لائی گئی جس کے مطابق ہر شہری اپنی پسند کا مذہب اختیار کرنے کا حق رکھتا تھا۔ اس قانون کے پاس ہونے کے بعد ہی جماعت احمدیہ کو یہاں داخل ہونے کا موقع مل گیا اور 1976ء میں اپنی پہلی مسجد گوئٹے برگ میں بنانے کی توفیق ملی۔ 2000ء میں اس مسجد کو وسیع کرنے کا موقع ملا۔ اس مسجد میں تین خلفاء کو نمازیں پڑھانے کا موقع ملا۔

موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے ایسے لگتا ہے کہ سویڈش لوگوں کو مذہب سے دشمنی پیدا ہوگئی ہے۔ یہ لوگ اب خدا کا نام سننا بھی گوارا نہیں کرتے، اس طرح سے دنیا میں یہ تیسری بڑی ریاست بن گئی ہے جہاں مذہب کو بہت کم مانا جاتا ہے۔

پیارے حضور یہاں مذہب کا خانہ خالی ہے اور انشاء اللہ ان کو مذہب کی ضرورت کا جلد احساس ہوگا۔ حضور انور سے دعا کی درخواست ہے کہ ہم ان لوگوں کو اسلام کا پیغام احسن رنگ میں پہنچا سکیں اور یہ ملک بھی بالآخر اسلام کی گود میں آجائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس presentation میں تصویریں نہیں دکھائی گئیں۔